مسلمانوں کے لیے ایک انمول دستور العمل

یعنی

حضور پرنور اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

وصایا شریف

جسکو

جناب مولنا مولوی حسنین رضا خان صاحب نے بعض ضروری حالات کے ساتھ مرتب کیا

اور جماعت مبارکہ رضائے مصطفےٰ بریلی نے اپنے صرف سے

الیکٹرک ابو العلائی پریس آگرہ میں چھپوایا

بھوالی میں اعلیحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو درد پہلو کا دورہ پڑ چکا تھا اوس سے ضعف شدید ہو گیا وطن اور بیرونجات کے دور دراز مقامات سے مسلمان عیادت و بیعت کیلئے گروہ گروہ آتے جاتے رہے باوجود نقاہت اونکی ہر مجلس عیادت تذکیر و نصائح کا ذخیرہ ہوتی اُن کی کبھی کوئی مجلس سرکار دو عالم تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر شریف سے خالی نہ گئی مگر اس دوران علالت میں بکثرت ذکر شاہ رسالت علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیۃ فرماتے اور خصوصیت کے ساتھ اپنے اور تمام مسلمانوں کے لئے حسن خاتمہ کی دعا فرماتے تضرع و خشیت کی یہ حالت تھی کہ اکثر احادیث رقاق ذکر فرماتے خود اپنی نیز حاضرین کی روتے روتے ہچکی بندھ جاتی اکثر اوقات فرماتے کہ جس کا خاتمہ ایمان پر ہو گیا اوس نے سب کچھ پا لیا کبھی فرماتے اگر بخشدے اوس کا فضل ہی نہ بخشے تو عدل ہے۔ عرس شریف میں قل کیوقت لوگوں کو مکان میں طلب فرمایا یہ وعظ و نصیحت کی آخری صحبت تھی اور رشد و ارشاد کا پچھلا دور مولنا امجد علی صاحب نے کچھ وصایا شریف قلمبند کئے تھے جو خود حضور اقدس نے املا فرمائے تھے۔ افسوس ہی کہ وہ کہیں کاغذات میں ایسے مل گئے کہ اون کا ابتک پتہ نہ چلا روز عرس کچھ کلمات طیبات جو بطور وصایا ارشاد ہوئے اونکی برکات سے حصہ لینے کے لئے گوش گذار ناظرین کئے جاتے ہیں۔

ملفوظ وصایا

پیارے بھائیو! ہماری ملاقاتی ختم مجھے معلوم نہیں کہ میں کتنے دن تمہارے اندر ٹھہروں تین ہی وقت ہوتے ہیں۔ بچپن۔ جوانی۔ بڑھاپا بچپن گیا جوانی آئی جوانی گئی بڑھاپا آیا اب کونسا چوتھا وقت آنے والا ہے جس کا انتظار کیا جائے ایک موت ہی باقی ہے۔ اللہ قادر ہے کہ ایسی ہزار مجلسیں عطا فرمائے اور آپ سب لوگ ہوں میں ہوں اور میں آپ لوگوں کو سناتا ہوں مگر بظاہر اب اس کی اُمید نہیں اسوقت میں دو وصیتیں آپ لوگوں کو کرنا چاہتا ہوں ایک تو اللہ و رسول

جل جلالہ (صلی اللہ تعالے علیہ وسلم) کی اور دوسری خود میری تم مصطفےٰ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کی بھولی بھیڑیں ہو بھیڑئے تمھارے چاروں طرف ہیں یہ چاہتے ہیں کہ تمھیں بہکادیں تمھیں فتنے میں ڈالدیں تمھیں اپنے ساتھ جہنم میں لیجائیں اون سے بچو اور دور بھاگو دیو بندی ہوئے رافضی ہوئے نیچری ہوئے قادیانی ہوئے چکڑالوی ہوئے غرض کتنے ہی فرقے ہوئے اور اب سب سے نئے گاندھوی ہوئے جنھوں نے ان سب کو اپنے اندر لے لیا یہ سب بھیڑئے ہیں تمھارے ایمان کی تاک میں ہیں اُن کے حملوں سے اپنا ایمان بچاؤ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم رب العزۃ جل جلالہ کے نور ہیں حضور سے صحابہ روشن ہوئے اونسے تابعین روشن ہوئے تابعین سے تبع تابعین روشن ہوئے اون سے ائمہ مجتہدین روشن ہوئے اون سے ہم روشن ہوئے اب ہم تم سے کہتے ہیں یہ نور ہم سے لو ہمیں اسکی ضرورت ہے کہ تم ہم سے روشن ہو وہ نور یہ ہے کہ اللہ و رسول کی سچی محبت اون کی تعظیم اور اون کے دوستوں کی خدمت اور اون کی تکریم اور اون کے دشمنوں سے سچی عداوت جس سے اللہ و رسول کی شان میں ادنی توہین پاؤ پھر وہ تمھارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اوس سے جدا ہو جاؤ جس کو بارگاہ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمھارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو اپنے اندر سے اوسے دودھ سے مکھی کی طرح نکالکر پھینکدو میں پونے چودہ برس کی عمر سے یہی بتاتا رہا اور اس وقت پھر یہی عرض کرتا ہوں۔ اللہ تعالی ضرور اپنے دین کی حمایت کے لئے کسی بندے کو کھڑا کردیگا مگر نہیں معلوم میرے بعد جو آئے کیسا ہو اور تمھیں کیا بتائے اس لئے ان باتوں کو خوب سُنلو حجۃ اللہ قائم ہو چکی اب میں قبر سے اُٹھکر تمھارے پاس بتانے نہ آؤں گا جس نے اسے سُنا اور مانا قیامت کے دن اوسکے لئے نور و نجات ہے اور جس نے نہ مانا اوسکے لئے ظلمت و ہلاک یہ تو خدا و رسول کی وصیت ہے جو یہاں موجود ہیں سنیں اور مانیں اور جو یہاں موجود نہیں تو حاضرین پر فرض ہے کہ